غزل

از جناب الم مظفر نگری

شمع بزمِ حسن ہم پروانۂ جاں باز ہم
محفلِ ہستی میں ہیں دنیائے سوز و ساز ہم

بر بطِ حسرت کی ہیں ٹوٹی ہوئی آواز ہم
تو ہمیں سمجھے تو ہیں رازِ شکست ساز ہم

پھر کوئی بیتاب نغمہ مطرب بزمِ ازل
دیر سے بیٹھے ہوئے ہیں گوش بر آواز ہم

کائناتِ دل پہ باطل تھیں ہماری نازشیں
سخت شرمندہ ہوئے آج اے نگاہِ ناز ہم

پھڑ پھڑانے سے قفس کی تیلیاں ٹوٹیں تو کیا
اب یہ صدمہ ہے کہ کھو بیٹھے پر پرواز ہم

منزلِ جاناں کی جانب پاؤں بڑھتے ہی رہے
گو حرم اور دیر سے سنتے تھے اک آواز ہم

اڑ چلیں گلشن کی جانب آگئی فصلِ بہار
کیوں ہوں پابندِ قفس لے قوتِ پرواز ہم

اپنی گوناگوں حدیثِ غم سنانے کے لئے
ہر زباں میں دے رہے ہیں حسن کو آواز ہم

ایک غلط نغمے سے جس کے طور خاکستر ہوا
اپنے پہلو میں لئے ہیں وہ شکستہ ساز ہم

ہو گیا طے مسئلہ آغاز اور انجام کا
آپ ہی انجام ہیں اور آپ ہی آغاز ہم

بیکسی نے کر دیا اک دوسرا پیدا جرس
کارواں چلتا رہا دیتے رہے آواز ہم

بے کہے بھی ہو رہا ہے فاش رازِ دل الم
خلوتِ حسرت میں ہیں فریاد بے آواز ہم